Sociology & Cultural Research Review (JSCRR)
Available Online: https://scrr.edu.com.pk
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

AN ANALYTICAL STUDY OF THE DIFFERENT MEANINGS OF THE WORD REVELATION "WAHI" IN THE HOLY QURAN AND THEIR USE

قرآن کریم میں لفظ وحی کے مختلف معانی اور ان کا استعمال تجزیاتی مطالعہ

Muhammad Waqas Mazhar
PhD Scholar, Department Islamic Studies, University of Sialkot
waqasmazaharmalik@gmail.com
Hafiz Muneer Ahmad Cheema
PhD Scholar, Department Islamic Studies, University of Sialkot
asjalcheema@gmail.com

Abstract

This research paper explores the various meanings and usages of the term "Wahy" (revelation) in the Qur'an. The study delves into its multiple interpretations, including Taqwini Wahy (the cosmic order), Wahy in terms of verbal communication to prophets, Wahy as an indication or signal, Wahy as the sending of a message or information, and Wahy as whispers or satanic suggestions. The paper discusses how the Qur'an uses the term "Wahy" in different contexts, emphasizing the diverse forms of divine communication, and the distinction between Allah's guidance and satanic whispers. The importance of this topic lies in its ability to clarify the concept of divine revelation in Islam, which is central to understanding the communication between Allah and His messengers. By studying these various meanings of Wahy, this research provides deeper insight into how divine messages were conveyed to the prophets and how they are understood in Islamic thought. The objectives of this study are to examine the different connotations of "Wahy" in the Qur'an, analyze its implications in various contexts, and highlight the differences between divine guidance and the misleading whispers of Satan. Furthermore, this research aims to explore how these forms of revelation impact the beliefs and practices of Muslims. The study concludes with the following recommendations: Further research should be conducted on the different meanings of "Wahy" in Qur'anic studies. Scholars should enhance their understanding of divine revelation through systematic analysis of classical and contemporary exegeses. In-depth research on the effects of Taqwini Wahy in the natural world should be encouraged. Examples of Wahy as

an indication should be studied further to better understand its role in guiding human behavior. Awareness programs should be held to educate the public on the distinction between divine guidance and satanic whispers.

Keywords: *Revelation, Types of Revelation, Direct and Indirect Revelation, Revelation to Prophets and Non-Prophets, Revelation in Dreams, Modes of Revelation in Islam.*

تعارف موضوع:

قرآن مجید اسلام کی بنیادی کتاب ہے، جو انسانیت کے لیے مکمل رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس میں متعدد الفاظ اور اصطلاحات کو مختلف معانی اور سیاق و سباق میں استعمال کیا گیا ہے، جو اس کی گہرائی اور وسعت کو ظاہر کرتے ہیں۔ انہی اصطلاحات میں سے ایک اہم لفظ "وحی" ہے۔ وحی کا لغوی مطلب ہے "پوشیدہ انداز میں پیغام پہنچانا"، اور اسلامی تعلیمات میں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں یا مخلوقات کو دی جانے والی ہدایت کو کہا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں لفظ وحی کے مختلف مقامات پر مختلف معانی اور استعمالات ملتے ہیں، جیسے انبیاء کی طرف الہام، فرشتوں کے ذریعے وحی، جانوروں کو دی جانے والی ہدایت، اور عام انسانی رہنمائی کے لیے اشارے۔ یہ مختلف استعمالات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں الفاظ کس قدر جامع اور عمیق مفہوم رکھتے ہیں۔

یہ مضمون لفظ وحی کے مختلف معانی، اس کے قرآنی استعمالات اور ان کے تجزیاتی مطالعے پر مبنی ہے، تاکہ اس کی معنوی وسعت کو سمجھا جا سکے اور اس کے روحانی و عملی پہلوؤں کو واضح کیا جا سکے۔

اہمیت موضوع:

قرآن مجید میں لفظ "وحی" کی اہمیت بے پناہ ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو مخلوقات تک پہنچانے کا بنیادی ذریعہ ہے۔ وحی نہ صرف انبیاء کرام علیہم السلام کی رہنمائی کے لیے استعمال ہوئی بلکہ اس کے ذریعے کائنات کے مختلف پہلوؤں کو سمجھانے اور اللہ کی ہدایات کو واضح کرنے کا ذریعہ بھی بنایا گیا۔ قرآن مجید میں لفظ وحی کے مختلف معانی اور استعمالات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اللہ کی حکمت ہر مخلوق تک اپنی ضرورت کے مطابق پہنچتی ہے۔ موضوع کی اہمیت اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ وحی انسان کی روحانی اور عملی زندگی کے لیے بنیاد فراہم کرتی ہے اور اسے صحیح راستہ دکھانے میں مدد دیتی ہے۔ وحی کے مفہوم اور اس کے قرآنی استعمالات کا تجزیہ انسان کو اللہ کی حکمت، علم اور رہنمائی کو گہرائی سے سمجھنے میں مدد دیتا ہے، جو کہ دین اسلام کی روحانی اساس کا اہم حصہ ہے۔

SCRR

مقاصد تحقیق:

اس تحقیق کا بنیادی مقصد قرآن مجید میں لفظ "وحی" کے مختلف معانی اور استعمالات کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرنا ہے۔ اس کے علاوہ درج ذیل مقاصد کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے:

1. قرآن مجید میں لفظ "وحی" کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم کو واضح کرنا۔
2. قرآن مجید میں لفظ "وحی" کے مختلف سیاق وسباق میں استعمالات کی نشاندہی کرنا۔
3. وحی کی اقسام کو قرآن کی روشنی میں بیان کرنا، جیسے انبیاء کی طرف وحی، فرشتوں کے ذریعے وحی، اور دیگر مخلوقات کے لیے وحی۔
4. قرآن مجید میں وحی کے وسیع مفہوم اور اس کی معنوی گہرائی کو اجاگر کرنا۔
5. قرآن کے مختلف استعمالات کے ذریعے انسانیت کے لیے وحی کی اہمیت کو واضح کرنا اور یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت مخلوقات کی ضروریات کے مطابق کیسے فراہم کی جاتی ہے۔
6. وحی کے استعمالات اور معانی کے تجزیے کے ذریعے قرآن کے معجزاتی پہلو کو نمایاں کرنا۔

لفظ وحی کا معنٰی و مفہوم

لفظ "وحی" عربی زبان کا ایک اہم اور وسیع مفہوم رکھنے والا لفظ ہے جو بنیادی طور پر کسی اہم یا مخفی پیغام کے برائے ارسال کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ لفظ "وحی" قرآن مجید میں مختلف معانی اور سیاق وسباق میں استعمال ہوا ہے۔ اس کا ابتدائی مفہوم تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغامات کے ارسال کو ظاہر کرتا ہے، مگر قرآن میں اس کا استعمال کئی مختلف طریقوں سے کیا گیا ہے، جیسے کہ اللہ کی ہدایات اور احکام، انبیاء کرام کے ذریعے وحی کا پہنچانا، دلوں میں برائیوں یا اچھائیوں کی تحریک، اور حتیٰ کہ فطرت کی جانب رہنمائی بھی وحی کے مفہوم میں شامل ہے۔

قرآن مجید میں وحی کا لفظ اس طرح استعمال ہوا ہے کہ اس کی تفصیل میں مختلف معانی اور مفاہیم کا عکس دکھائی دیتا ہے۔ وحی کا مرکزی مقصد ہمیشہ انسانوں کو ہدایت اور رہنمائی فراہم کرنا ہوتا ہے۔ یہ لفظ قرآن کی آیات میں انبیاء کے ذریعے اللہ کے پیغامات کے منتقلی کے لیے، بلکہ بعض اوقات غیر نبی افراد کو بھی مختلف طریقوں سے ہدایت دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

لغت میں لفظ "وحی" مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے ان معانی کے درمیان قدر جامع اور قدر مشترک "مخفی تفہیم اور القاء" ہے۔

SCRR

دور جاہلیت کے شعراء اس لفظ کو کتابت ' اشارے اور مکتوب کے معانی میں بروئے کار لیے ہیں۔

دین اسلام میں یہ لفظ ایک خاص معنی میں اس درجہ کثرت سے استعمال ہوا کہ منقول شرعی بن گیا اور شرعی نوعیت اختیار کر گیا۔ اس کے بعد جب بھی یہ لفظ کسی نبی یا پیغمبر کے حوالے سے ذکر ہوا تو اس سے یہی خاص معنی مراد لیا گیا جسے وحی کا اصطلاحی معنی کہا جاتا ہے۔

لہٰذا اسلامی متون میں جب یہ لفظ بطور مطلق اور بغیر قرینے کے استعمال ہوتا ہے تو اس سے یہی اصطلاحی خاص معنی مراد ہیں۔ البتہ قرینے کی موجودگی میں دیگر معانی مراد لیے جاسکتے ہیں۔

چوتھی صدی ہجری کے اسلامی متکلم شیخ مفید نے بیان کیا ہے": واذاضیف الی اللہ تعالی کان فیما یخص بہ الرسل خاصۃ دون من سواہم علی عرف الاسلام وشریعۃ النبی"[i]

جب وحی کا لفظ اللہ تعالیٰ کے ساتھ آئے تو اس سے مراد شریعت نبی اور اسلام کے عرف میں انبیاء کے ساتھ مخصوص وحی ہے دیگر معانی ہرگز مراد نہیں ہیں۔ تفسیر المنار کے مولف نے مذکورہ مطلب کو یوں بیان کیا "للوحی معنی عام یطلق علی عدۃ صور من الاعالم الخفی الخاص الموافق لوضع اللغۃ ولہ معنی خاص ہو احد الا قسام الثالثۃ للتکلیم الا لہی وغیرہذہ الثالثۃ من الوحی العام الایعدمن کالم اللہ ' تعالی التشریعی"[ii]۔

وحی کا عام معنی کئی اقسام کی خاص، پوشیدہ خبر رسانی پر مشتمل ہوتا ہے، جو زبان کے قواعد کے مطابق ہو۔ اس کا ایک خاص معنی ہے جو الٰہی کلام کی تین اقسام میں سے ایک ہے۔ ان تین اقسام کے علاوہ عام وحی کو اللہ تعالیٰ کے تشریعی کلام میں شمار نہیں کیا جاتا۔

ڈاکٹر حمید اللہ نے اصطلاح میں وحی کا مفہوم یوں ذکر کیا ہے" اللہ اپنے کسی برگزیدہ بندے کے پاس اپنا پیغام بھیجتا ہے یہ پیغام اس تک مختلف طریقوں سے پہنچایا جاتا ہے کبھی تو اللہ کی آواز براہ راست اس نبی کے کان تک پہنچتی ہے، کبھی یہ ہوتا ہے کہ وہ پیغام ایک فرشتہ لاتا ہے اور انسان تک پہنچاتا ہے فرشتے خدا کا جو پیغام لاتے ہیں اس کو ہم اصطلاح میں "وحی" کہتے ہیں"[iii]۔

وحی اور ایحا

عربی زبان میں "وحی" اور "ایحاء" دو الگ الگ الفاظ ہیں، جن کے معانی اور استعمالات میں گہری مماثلت ہونے کے باوجود ان کے مفہوم اور دائرۂ کار میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ لفظ "ایحاء" ایک عمومی مفہوم رکھتا ہے اور اس کا استعمال انبیاء پر

وحی نازل کرنے، کسی کو اشارہ کرنے، یا غیر نبی کے دل میں کوئی بات ڈالنے جیسے مختلف مواقع پر ہوتا ہے۔ اس بنا پر "ایحاء" ایک وسیع دائرہ رکھتا ہے اور اسے نبی اور غیر نبی دونوں کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

دوسری جانب، لفظ "وحی" کا استعمال محدود اور خاص ہے۔ یہ لفظ صرف اس پیغام کے لیے استعمال ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے کسی نبی یا رسول پر نازل کرتا ہے۔ قرآن مجید میں لفظ "وحی" ایک مخصوص اصطلاح کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے خاص طریقۂ مراسلت کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ طریقہ صرف انبیاء اور رسل کے لیے مختص ہے اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی ہدایت، احکام اور تعلیمات کو انسانیت تک پہنچانے کے لیے اپنے منتخب بندوں کو چُنتا ہے۔

قرآن کریم میں لفظ "ایحاء" کا استعمال انبیاء اور غیر انبیاء دونوں کے لیے کیا گیا ہے، جیسا کہ حضرت مریم علیہا السلام کو دل میں ڈالے گئے اشارے یا مکھی کو دی جانے والی رہنمائی کے مواقع پر لفظ "ایحاء" استعمال ہوا ہے۔ لیکن لفظ "وحی" بمعنی "الموحیٰ" (یعنی وہ پیغام جو اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا) کا اطلاق صرف انبیاء اور رسل پر کیا گیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ لفظ "وحی" قرآن میں ایک خاص اور منفرد ذریعۂ مراسلت کے طور پر بیان ہوا ہے۔ یہ وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے کلام کرتا ہے اور اپنی رہنمائی کو نبی کے ذریعے نوع انسانی تک پہنچاتا ہے۔ وحی کے ذریعے نازل ہونے والا کلام اللہ کی طرف سے براہ راست یا فرشتے کے ذریعے انبیاء تک پہنچتا ہے، جو اس کی عظمت اور تقدس کو ظاہر کرتا ہے۔

لہٰذا، "وحی" اور "ایحاء" کے فرق کو سمجھنا نہایت ضروری ہے، کیونکہ یہ دونوں الفاظ اللہ تعالیٰ کی مختلف حکمتوں اور طریقۂ کار کو بیان کرتے ہیں۔ "ایحاء" ایک عمومی مفہوم رکھتا ہے، جبکہ "وحی" اللہ کے خاص پیغام کی تشریح کے لیے استعمال ہوتا ہے جو صرف انبیاء اور رسل کے لیے مخصوص ہے۔[iv]

وحی اور ایحاء کے مشتقات کا قرآن کریم میں استعمال

وحی کا مفہوم قرآن کریم میں کبھی "ایحاء" کے مصدر سے مشتق کیا گیا ہے کبھی "وحیٌ" سے۔ ان مختلف صورتوں میں جو معنی اخذ کئے جاتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

وحی بمعنیٰ فطری الہام

یہ وہ الہام ہے جو اللہ تعالیٰ پاکیزہ نفوس اور اشخاص کے قلوب میں ڈالتا ہے جیسے حضرت موسیٰ کی والدہ کے دل میں اللہ تعالیٰ نے بات ڈال کر انہیں پیش آمدہ مسئلہ کا حل اپنی جناب سے عطاء فرمایا: وَأَوْحَيْنَا إِلَى أُمِّ مُوسَى أَنْ أَرْضِعِيهِ[v] ترجمہ اور ہم نے موسیٰ کی والدہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ تم انہیں دودھ پلاتی رہو۔

مومنین کی طرف الہام ارشادِ باری تعالیٰ ہے:اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَo نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَ لَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْۤ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ[vi]o

ترجمہ بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ (اس پر مضبوطی سے) قائم ہو گئے، تو اُن پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم جنت کی خوشیاں مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ہم دنیا کی زندگی میں (بھی) تمہارے دوست اور مددگار ہیں اور آخرت میں (بھی)، اور تمہارے لیے وہاں ہر وہ نعمت ہے جسے تمہارا جی چاہے اور تمہارے لیے وہاں وہ تمام چیزیں (حاضر) ہیں جو تم طلب کرو۔

وحی بمعنیٰ جبلت:

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور رحمت کے تحت انسانوں اور حیوانات دونوں کی جبلت میں ایسی رہنمائی رکھ دی ہے جس کے ذریعے وہ اپنی ضروریات پوری کرنے اور اپنی زندگی گزارنے کے بنیادی امور کو سمجھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ یہ رہنمائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قسم کی وحی ہے، جو مخلوقات کی جبلت میں ودیعت کی جاتی ہے۔ اس وحی کو "جبلت کی وحی" کہا جاتا ہے، جو انسان اور حیوانات دونوں کو اپنے مقصد حیات کو پورا کرنے میں مدد دیتی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کی مثال بیان فرمائی ہے تاکہ مخلوقات میں موجود اس فطری رہنمائی کو واضح کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ" [vii]

ترجمہ : اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں، درختوں میں اور جو لوگ بناتے ہیں، ان میں اپنے گھر بناؤ۔"

یہ آیت اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کو اپنی خاص رہنمائی عطا کی، جس کے تحت وہ اپنے مسکن بناتی ہے، پھولوں سے رس نکالتی ہے اور شہد تیار کرتی ہے۔ یہ سب کچھ اس کے لیے ممکن نہیں ہوتا اگر اللہ تعالیٰ اس کے دل میں الہامی طور پر رہنمائی نہ رکھتا۔

اسی طرح انسان کو بھی اللہ تعالیٰ نے جبلت کی بنیاد پر کئی امور کی فہم عطا کی ہے، جیسے ماں کا اپنے بچے سے محبت کرنا، اپنی حفاظت کے لیے دفاعی اقدامات کرنا، اور خوراک تلاش کرنے کی فطری ضرورت۔ یہ رہنمائی بھی اللہ کی طرف سے ایک قسم کی الہام ہے جو انسان کو اپنی بقا اور کامیابی کے لیے درکار ہوتی ہے۔

قرآن میں جبلت کی وحی کی مثال نہ صرف شہد کی مکھی میں بلکہ دیگر مخلوقات کے اندر بھی موجود ہے، جیسا کہ پرندے اپنے گھونسلے بناتے ہیں، مچھلیاں اپنے انڈے بچاتی ہیں، اور جانور اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں۔ یہ تمام عمل اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی فطری رہنمائی کا مظہر ہیں، جنہیں وہ اپنی مخلوقات کے دل میں ڈال دیتا ہے۔

وحی بمعنیٰ اشارہ:

قرآن کریم میں لفظ "وحی" مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے، جن میں ایک معنی اشارہ کرنا بھی ہے۔ یہ اشارہ الفاظ کی بجائے کسی عضو بدن سے کیا جاتا ہے یا کسی اور غیر زبانی طریقے سے بات سمجھانے کا عمل ہوتا ہے۔ اس قسم کی وحی انسانی زندگی کے مختلف مواقع پر اہم کردار ادا کرتی ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر واضح طور پر موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کے واقعے کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا"[viii]

ترجمہ " :پھر (زکریا) حجرۂ عبادت سے نکل کر اپنے لوگوں کے پاس آئے تو اُن کی طرف اشارہ کیا (اور سمجھایا) کہ تم صبح و شام (اللہ کی) تسبیح کیا کرو۔"

یہاں "فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ" کا مطلب یہ ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے لوگوں کو بات سمجھانے کے لیے الفاظ استعمال کیے بغیر اشارہ کیا۔ چونکہ آپ روزے کی حالت میں تھے اور بات نہیں کر سکتے تھے، اس لیے اپنے ہاتھوں یا دیگر اعضاء سے اشارے کے ذریعے اپنی بات پہنچائی۔

بعض مفسرین، جیسے حضرت مجاہد رحمہ اللہ، اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "أوحى إليهم" کا ایک معنی "لکھ کر بات سمجھانا" بھی ہو سکتا ہے۔ ان کے نزدیک حضرت زکریا علیہ السلام نے زمین پر یا کسی اور سطح پر لکھ کر لوگوں کو یہ ہدایت دی کہ وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح کریں۔

یہ وضاحت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ "وحی" کا دائرہ مفہوم صرف زبانی پیغام تک محدود نہیں بلکہ کسی بھی ذریعہ سے پیغام پہنچانے کو شامل کرتا ہے، خواہ وہ اشارہ ہو، لکھائی ہو یا دیگر غیر زبانی طریقے۔

وحی بمعنیٰ تکوینی امر

تکوینی وحی کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوقات کو وہ قوانین اور نظام دیے گئے ہیں جن کے ذریعے کائنات کا انتظام اور اس کا چلنا ممکن ہوتا ہے، اور یہ وحی کسی لفظی پیغام کی صورت میں نہیں آتی بلکہ یہ فطری اور قدرتی عمل ہے جسے

مخلوق اپنے وجود اور عمل میں بغیر کسی اعتراض کے ادا کرتی ہے۔ قرآن میں اس کی مختلف مثالیں موجود ہیں، جیسے سورۂ زلزال میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا 4 بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَى لَهَا" [ix]

یعنی "اس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی کیونکہ تیرے رب نے اسے وحی دی ہو گی"

یہاں اللہ نے زمین کو اپنے اعمال کی گواہی دینے کے لیے ایک تکوینی وحی دی ہے، جو اس کے فطری عمل کا حصہ ہے۔ اسی طرح سورۂ فصلت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا" :وَأَوْحَى فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا " [x]

یعنی "اور ہر آسمان میں اس کا نظام ودیعت کر دیا"، جس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو مخصوص نظام کے تحت چلانے کے لیے تکوینی وحی دی، جیسے آسمانوں کی گردش اور اس کے دوسرے طبیعیاتی مظاہر جو اللہ کے طے کردہ قوانین کے مطابق چل رہے ہیں۔ اس تکوینی وحی کا اثر تمام مخلوقات پر ہوتا ہے، چاہے وہ انسان ہو، حیوانات ہوں یا کائنات کی دیگر اشیاء، اور یہ تمام چیزیں اللہ کے مقرر کردہ نظام کے مطابق عمل کرتی ہیں۔

وحی بمعنیٰ اطلاع وپیغام

وحی بمعنیٰ اطلاع وپیغام کے تحت اللہ تعالیٰ نے قرآن میں مختلف مواقع پر فرشتوں کو اپنے حکم یا پیغام کے ذریعے مخصوص امور کی اطلاع دی۔ ایک مثال وہ واقعہ ہے جب غزوۂ بدر کے دوران اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اہلِ ایمان کی مدد کے لیے ان کے ساتھ بھیجا۔ اس ضمن میں قرآن میں فرمایا" : إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ [xi]

ترجمہ (اے حبیبِ مکرم! اپنے اعزاز کا وہ منظر بھی یاد کیجئے) جب آپ کے رب نے فرشتوں کو پیغام بھیجا کہ (اَصحابِ رسول کی مدد کے لئے) میں (بھی) تمہارے ساتھ ہوں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ اطلاع دی کہ وہ اہلِ ایمان کی مدد کے لیے موجود ہیں تاکہ جنگ کے دوران مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوں اور انہیں اطمینان حاصل ہو۔ اس پیغام کا مقصد اہلِ ایمان کو اس بات کا یقین دلانا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے اور ان کی مدد کے لیے فرشتے بھیجے گئے ہیں، تاکہ وہ اللہ کی طرف سے امداد اور حمایت محسوس کریں۔ یہ وحی ایک اطلاع یا پیغام کی صورت میں آئی جس کا مقصد مسلمانوں کی قوتِ ایمانی میں اضافہ اور ان کی جنگی کامیابی کے لیے روحانی تقویت فراہم کرنا تھا۔

وحی بمعنیٰ وسوسہ

وحی بمعنیٰ وسوسہ ایک شیطانی اثر یا بُرا خیال ہوتا ہے جو انسان یا جن کے دل میں کسی غیر معمولی طریقے سے ڈال دیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے: وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ

الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ [xii]

ترجمہ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے انسانوں اور جِنّوں میں سے شیطانوں کو دشمن بنا دیا جو ایک دوسرے کے دل میں ملمع کی ہوئی (چکنی چپڑی) باتیں (وسوسہ کے طور پر) دھوکہ دینے کے لئے ڈالتے رہتے ہیں، اور اگر آپ کا رب (انہیں جبراً روکنا) چاہتا (تو) وہ ایسا نہ کرپاتے، سو آپ انہیں (بھی) چھوڑ دیں اور جو کچھ وہ بہتان باندھ رہے ہیں (اسے بھی)۔

جبکہ دیگر کے لیے اسے الہام سے تعبیر کریں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شیطانی وسوسوں کا ذکر کیا ہے جو جن اور انسان دونوں میں سے شیطان ایک دوسرے کے دلوں میں ڈالتے ہیں تاکہ لوگوں کو گمراہ کریں اور ان کی روحانیت میں خلل ڈالیں۔ یہ وسوسے ایک قسم کی "وحی" کہلائے جاتے ہیں کیونکہ یہ دلوں میں ایک خاص اثر ڈال کر لوگوں کو ان کے راستے سے منحرف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کا مقصد انسانوں کے اندر شک، فریب اور دھوکہ پیدا کرنا ہوتا ہے، تاکہ وہ اللہ کی ہدایت کو ترک کردیں اور شیطانی راستوں پر چلیں۔

یہ "وحی" اس کے برعکس ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں پر بھیجتا ہے، کیونکہ اللہ کی وحی سیدھی، راست، اور حقیقت پر مبنی ہوتی ہے، جبکہ شیطانی وسوسے جھوٹ اور فریب کے سوا کچھ نہیں ہوتے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی ہدایت دیتے ہیں کہ وہ ان وسوسوں سے بے پرواہ ہو کر اپنی دعوت کا کام جاری رکھیں، اور جو شیطان بہتان تراش رہے ہیں، انہیں نظر انداز کریں۔

خلاصۃ البحث:

یہ مقالہ "قرآن مجید میں لفظ وحی کے مختلف معانی اور ان کا استعمال" پر مبنی ہے، جس میں وحی کے مختلف پہلوؤں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ وحی کی کئی اقسام ہیں جن کا مختلف مواقع پر قرآن مجید میں استعمال کیا گیا ہے، جن میں تکوینی وحی، لفظی وحی، وحی بمعنیٰ اشارہ، وحی بمعنیٰ اطلاع وپیغام، اور وحی بمعنیٰ وسوسہ شامل ہیں۔

تکوینی وحی کا تعلق اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین اور فطری نظام سے ہے جس کے تحت کائنات کے تمام اجزاء عمل کرتے ہیں۔ وحی بمعنیٰ اشارہ میں اللہ کے پیغمبروں کے اشاروں کو شامل کیا گیا ہے، جیسے حضرت زکریا علیہ السلام کا اشارہ جو اللہ کی تسبیح کرنے کا پیغام تھا۔ وحی بمعنیٰ اطلاع وپیغام میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اہل ایمان کی مدد کے لئے پیغامات بھیجے۔ اس کے علاوہ، وحی بمعنیٰ وسوسہ وہ شیطانی اثرات ہیں جو انسانوں اور جنوں کے دلوں میں ڈالے جاتے ہیں تاکہ انہیں گمراہ کیا جاسکے۔

یہ مقالہ وحی کے مختلف معانی اور اس کے مختلف استعمالات کا تجزیہ پیش کرتا ہے اور قرآن مجید میں اس کے برہان و دلائل کو واضح کرتا ہے۔ اس مطالعے سے وحی کی نوعیت اور اس کے مختلف طریقوں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے، اور اللہ کی رہنمائی کی حقیقت اور شیطان کے وسوسوں کے درمیان فرق کو اجاگر کیا گیا ہے۔

سفارشات:

1. قرآن مجید میں وحی کے مختلف معانی کو مزید تفصیل سے سمجھنے کے لئے مختلف علوم و فنون کی تحقیقات کو فروغ دیا جائے۔
2. وحی کی مختلف اقسام کو سمجھنے کے لئے تفسیر کے معیاری ذرائع کو طلباء میں مقبول بنایا جائے۔
3. تکوینی وحی کے اثرات پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے تاکہ اس کے ذریعے اللہ کی قدرت کی تفہیم گہری ہو سکے۔
4. وحی بمعنیٰ اشارہ کے مختلف مواقع پر اس کی استعمال کی مزید مثالوں کا مطالعہ کیا جائے تاکہ اس کے پیغامات کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔
5. شیطانی وسوسوں کی روک تھام اور اللہ کی ہدایت کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے عوامی آگاہی پروگرام کا انعقاد کیا جائے۔

حوالاجات

[i]: مفید محمد بن نعمان الشیخ المفید (۵) تصحیح العتقاد، المؤتمر العالمی اللفیۃ الشیخ المفید ۱۴۱۳ھ، ص۔ ۱

[ii]: رشید رضا: تفسیر المنار، (قاهره: لطبعة الثانية– 1366) ج، ۱۱ ص ۱۷۹

[iii]: جیراجپوری اسلم: تاریخ القرآن، (لاہور: آواز اشاعت گھر)، ص ۱۲

[iv]https://muhammadencyclopedia.com/article/6732c717640cf3c09497e8171/31/202511:45 PM

[v]: سورۃ القصص 7:28

[vi]: حم السجدۃ، 41: 30-31

[vii]: سورۃ النحل 68:16

[viii]: سورۃ مریم 11:19

[ix]: سورۃ الزلزلہ 99 : 4-5

[x] القرآن، فصلت 34: 12

[xi]:سورۃالانفال12:08

[xii]:سورۃالانعام112:6

SCRR